



## سوال

مجھے اصل میں اپنی مشکل کا صحیح طور پر علم نہیں ہو پارہا!!! میں تیس برس کی عمر کا جوان ہوں اور شادی شدہ ہوں، الحمد للہ میری ایک بیٹی بھی ہے، اور میں بد نظمی کا شکار ہوں، اور انتہائی طور پر عدم کفرتوں رکھتا ہوں۔ مجھ میں بہت ساری صلاحیات پائی جاتی ہیں میں شاعر بھی ہوں، اور قصہ گو بھی، اور تالیف بھی کر سکتا ہوں، اور ٹی اور سٹیج ڈرامے پر کرنے کا بھی ملکہ رکھتا ہوں اور ادب شعر و شاعری میں بھی یدِ طولی رکھتا ہوں، اور تاریخ اور ثقافت میں بھی اور واقعہ کو سمجھنے کی صلاحیت بھی ہے، اور حافظہ بہت تیز ہے، جلد حفظ کر لیتا ہوں، اور یادداشت بھی بہت قوی ہے، لیکن اس کے باوجود اپنی پڑھائی اور تعلیم میں سست ہوں، حالانکہ میں اچھے نمبر حاصل کر کے امتیازی حیثیت حاصل کر سکتا ہوں لیکن مجھے پیند اور سستی و کاہلی سے بہت عشق ہے، کبھی بھار بھی کوئی کام مکمل کر پاتا ہوں، اور بعض اوقات تو میری امیدیں خیال کی حدود سے بھی تجاوز کر جاتی ہیں، میں سب کچھ ہی بنا چاہتا ہوں مثلاً جب تاریخ کی کوئی کتاب پاتا ہوں تو مجھے یقین ہونے لگتا ہے کہ میں امام طبری کی طرح مؤرخ بن جاؤں گا، اور جب میں ٹی وی میں کسی عالم کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے لہجھا لگتا ہے تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ میں ایسا طالب علم بنوں گا کہ لوگ اس کی طرف اشارے کریں گے لیکن کچھ عرصہ بعد جب میں کوئی قصیدہ پڑھتا ہوں تو لگتا ہوں میں امت کا ایک بہت بڑا شاعر بنوں گا، اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ ایک ہی دن میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ میں دنیا میں سب سے عظیم شخص بنوں گا، اور ہر چیز کا اصل اور میں یہ بنوں ایسا بنوں گا عجیب بات ہے کہ میں بعض اوقات پشیمنگ کرتا ہوں اور اس سلسلہ میں پلاننگ بھی کرتا ہوں اور پروگرام بھی بناتا ہوں یہ سب کچھ کسی کی نقالی میں نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ اپنی جانب سے ہی ابتدائی طور پر کرتا ہوں، لیکن یہ کاغذ پر سیاہی ہی بن کر رہ جاتی ہے حالانکہ مجھے یقین ہوتا ہے کہ اگر میں اس پلاننگ کا چوتھائی بھی کر لوں جس حالت میں ہوں اس سے بہت زیادہ بہتر بن سکتا ہوں، اور اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب بات یہ ہے کہ میں تربیت کے میدان میں ایک امتیازی حیثیت کا مالک ہوں، اور اس میں کوئی دوسرا میرا مقابلہ نہیں کر سکتا، میں ٹیمپ کے جس گروہ اور فریق کا میں سربراہ بن جاؤں وہ ہر چیز میں پہلی پوزیشن حاصل کرتا ہے، لیکن اپنی تربیت نہیں کر سکا، میرا سامان اور لباس ہمیشہ ہی بکھرا سا رہتا ہے اور کبھی منظم نہیں ہوا ہر چیز بکھری سی رہتی ہے اور میں اسے مرتب نہیں کر سکتا، اور نہ ہی کوئی نظام رکھتا ہوں، میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ منظم لوگ تو اپنی زندگی میں ایک ریلوٹ کی طرح ہیں جو صرف سہلے کام پورے کرتے ہیں میں بہت زیادہ خیالی پلاؤ اور سہلے رکھنے والا شخص ہوں، لیکن فی الواقع کچھ بھی نہیں ہوتا، صراحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب میں معطل ہو کر رہ گیا ہوں، میں نے یونیورسٹی چھوڑ دی ہے، دس برس قبل میں نے میٹرک کیا تھا اور پھر یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور کئی ایک کالجز میں منتقل ہوتا رہا اور خیراتی اور تعاونی اداروں میں بھی کام کرتا رہا ہوں اور جب کوئی کام لوں تو اس ابتدا میں سب سے زیادہ بہتر ہوتا ہوں، لیکن جلد ہی اسے چھوڑ کر نکل جاتا ہوں، اور میرے بارہ میں اس بات کا سب کو علم ہو چکا ہے، اس لیے اب کوئی کام مجھے سونپا ہی نہیں جاتا، حالانکہ انہیں علم ہوتا ہے کہ میں کوئی بھی کام اچھے طریقہ سے سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہوں تقریباً میری عمر تیس برس ہو چکی ہے، لیکن میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے حالانکہ میں شادی شدہ ہوں اور پھر بھی کوئی نصیحت حاصل نہیں کر سکا، میری حالت بہت ہی تنگ ہے، اور میں اس کو حل کرنے میں بہت سنجیدہ ہوں، اللہ ہی مدد کرنے والا ہے، برائے مہربانی آپ کوئی حل بتائیں؟

## جواب

الحمد للہ

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس میں اللہ کی رضا و خوشنودی ہے اور جسے وہ پسند کرتا ہے، اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کی مشکل دور کرے

آپ کے لیٹر میں واقعتاً یہ شعور پایا جاتا ہے کہ جس مشکل سے آپ دوچار ہیں اور آپ کی جو سوچ منتشر ہے اور زندگی کے اہداف کے تصور میں جو غلط پایا جاتا ہے اس کا حل تلاش کرنے کی سچائی پائی جاتی ہے، اس لیے ہماری کوشش ہوگی کہ ہم آپ کو امن و امان کی جگہ تک پہنچائیں اس سلسلہ میں ہماری آپ سے گزارش ہے کہ ہم آپ کو جو کچھ کہیں اسے آپ



واقع کی نظر سے پڑھ کر اس پر عمل کر کے ہمارا تعاون کریں

1 اگر آپ اپنی زندگی کے ہدف اور نگرگت کو متعین کرنے میں مضطرب ہیں، کہ آپ اپنے آپ کو دیکھیں کہ آپ کسی ایک پشہ اور کام سے دوسرے کام کی طرف منتقل ہو رہے ہیں تو آپ کے شایان شان نہیں ہے کہ آپ اس مقصد کو پس پشت ڈال دیں یا بھول جائیں جس مقصد اور غرض کے لیے آپ پیدا ہوئے ہیں، بلکہ آپ ہی نہیں سارے جن و انسان ہی اس عظیم مقصد کے لیے پیدا ہوئے ہیں، اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور میں نے تو جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے الذاریات (56).

جن مقاصد اور غرض کے لیے آپ کو پیدا کیا گیا ہے ان میں سے ایک ہی مقصد کو پہچاننا اور اس دنیا میں آپ کا اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنا ہی ایک ایسی چیز اور سبب ہے جو آپ کی مشکل کو حل کریگا، یہ یاد رکھیں کہ اگر آپ دنیا کے ہم و غم بھول جائیں یا ان سے غافل ہو جائیں تو آپ کو اپنے پیدا ہونے کا مقصد نہیں بھولنا چاہیے، بلکہ آپ اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش جاری رکھیں، ان شاء اللہ آپ آخرت سے پہلے دنیا میں ہی سعادت و خوشی حاصل کر لیں گے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

مرد و عورت میں سے جس کسی نے بھی ایمان کی حالت میں کوئی نیک و صالح عمل کیا تو ہم اسے اچھی اور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور جو وہ عمل کرتے رہے ہیں ہم انہیں اس کا بہتر اجر عطا کریں گے النحل (97).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا :

"یقیناً دنیا میں بھی جنت ہے جو شخص دنیا کی جنت میں داخل نہیں ہوا وہ آخرت کی جنت میں داخل نہیں ہوگا

اور انہوں نے ایک بار مجھے یہ فرمایا :

"میرے دشمن میرا کیا کر سکتے ہیں؟ حالانکہ میری جنت اور میرا باغ تو میرے سینہ میں ہے، اگر میں جاؤں تو وہ میرے ساتھ ہے مجھ سے جدا نہیں ہوگا، مجھے قید میں ڈالنا میرے لیے نفلت کا باعث ہے، اور مجھے قتل کر دینا میرے لیے شہادت کا باعث ہے، اور مجھے میرے وطن سے جلا وطن کر دینا میرے لیے سیر و سیاحت ہوگی"

دیکھیں : الوابل الصیب (67).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کسی سے نقل کیا ہے کہ :

"میں اس حالت میں تھا کہ اس میں یہ کہا کرتا تھا : اگر جنت میں جنتیوں کی حالت اس طرح کی ہوگی تو پھر وہ بہت ہی اچھی زندگی میں ہیں" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (647/10).

2 ہم دیکھتے ہیں کہ آپ میں کچھ لہجائی اور مثبت پہلو پائے جاتے ہیں جن کا نتیجہ حاصل کرنا اور اسے زیادہ کرنا ضروری ہے، اور کچھ سلبی اور منفی پہلو پائے جاتے ہیں جن سے بچنا ضروری ہے اور غلاصی حاصل کرنا ضروری ہے



آپ میں مثبت پہلو یہ پائے جاتے ہیں :

آپ کئی ایک صلاحیات اور خوبیوں کے مالک ہیں آپ جیسا شخص کسی چیز پر استغفار اور ٹھراؤ پر کوئی مشکل نہیں پانا اور اس کو شروع کرنے میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی آپ کا حافظہ بہت تیز ہے، اور یادداشت بھی اچھی اور طاقتور ہے، یہ دونوں چیزیں تو بہت ہی کم اہل علم اور علماء کرام کی زندگی کے حالات میں بیان ہوتی ہیں، اس لیے آپ اپنے سینے کو قرآن مجید کے نور سے بھر سکتے ہیں کہ کتاب اللہ کو حفظ کریں، اور آپ شرعی علم کے حصول کی استطاعت رکھتے ہیں تو اس طرح آپ سنت نبویہ کے حاملین میں شامل ہو کر اپنے دین کی حفاظت اور دفاع کرنے والے بن جائیں گے

آپ قوی نگاہ اور دوراندیشی کے مالک ہیں اس کا مطلب ہوا کہ شخصیت قوی اور قوی اردہ کے مالک ہیں

آپ دعوت الی اللہ، اور حفظ قرآن اور خیر عمل کرنے میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں، اس طرح آپ کے لیے اپنی زندگی کا بہت حاصل کرنا بہت ممکن ہے؛ کیونکہ آپ جیسے لوگ تو کتاب و سنت سے شرعی احکام و جوانب پر واقف ہوتے ہیں

آپ میں منفی پہلو اور سلبیات یہ پائی جاتی ہیں، جن سے بغیر کسی تردد کے فوری طور پر خلاصی اور بچھٹکارا حاصل کرنا ضرور ہے :

آپ کا نیند اور سستی و کالی کو عشق کی حد تک پسند کرنا، آپ جیسے افراد میں اس چیز کا ہونا بہت ہی غمزہ چیز ہے، کیونکہ آپ میں تو کئی قسم کی خوبیاں پائی جاتی ہیں، اور آپ میں طاقت ہے، اور پھر آپ دوراندیشی بھی رکھتے اور بلند افکار اور سوچ کے مالک ہیں

یہ سب اشیاء نیند اور سستی و کالی کے ساتھ مناسب نہیں ہیں، اور پھر علماء اطباء اور دانشور سب زیادہ سونے کی مذمت کرتے ہیں، اور انہوں نے اسے ان امراض کے اسباب و سلسلہ میں شامل کیا ہے جو ہمت اور کام کو ختم کرنے اور جسمانی بیماری کا باعث بنتے ہیں

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"دو خصلتیں ایسی ہیں جو قسوت قلبی کا باعث بنتی ہیں، زیادہ سونا، اور زیادہ کھانا

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دل کو خراب کرنے والی پانچ اشیاء وہ ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے :

کثرت غلط، اور بہت زیادہ تمنی و خواہش، اور غیر اللہ سے تعلق، اور بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانا اور بہت زیادہ نیند یہ پانچ اشیاء دل کو سب سے زیادہ خراب کرنے والی ہیں"

دیکھیں : مدارج السالکین (1/453).

نیند کے متعلق شرح کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خراب کرنے والی پانچ چیزیں : کثرت نیند ہے؛ کیونکہ یہ دل کو مردہ اور بدن کو بوجھل کرتی ہے، اور وقت کے ضیاع کا باعث ہے، اور کثرت غفلت اور سستی و کالی کا سبب بنتی ہے، کچھ نیند تو بہت ہی زیادہ مکروہ ہے، اور کچھ بدن کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہے

اجمالی طور پر یہ کہ : فائدہ مند اور بہت نیند یہ ہے کہ : رات کے آدھے ابتدائی حصہ تک سویا جائے، اور رات کے آخری چھ حصہ کی نیند کی جائے، جو تقریباً آٹھ گھنٹے بنتی ہے، اطباء



کے ہاں یہ عدل والی نیند ہے، اور اس سے کم یا زیادہ سونا اطباء کے ہاں طبیعت میں انحراف کا باعث بنتی ہے

دیکھیں: مدارج السالکین (459/1).

لہذا آپ اس معاملہ میں متنبہ رہیں اور فائدہ مند اور بہتر وعدل والی نیند کا التزام کریں، اور ضرورت سے زیادہ سونا اور نیند کرنا چھوڑ دیں، اور آپ زیادہ سونے کے نقصانات اور برے نتائج کو مد نظر رکھیں، کیونکہ آپ تو اپنے لیے تکمیل کے علاوہ کسی اور راہ پر راضی نہیں ہیں

ب آپ کے لیٹر اور خط سے ہمیں یہ واضح ہو رہا ہے کہ آپ شہرت اور عزت تلاش کرتے پھر رہے ہیں، اور آپ کے لیے تو وہی کچھ حاصل کرنا اہم ہے جو آپ کو لوگوں میں امتیازی حیثیت کی مالک بنا دے، اور لوگ اشارے کریں جیسا کہ آپ نے خود بیان کیا ہے ہم آپ سے عرض کرتے ہیں کہ: یہ معاملہ تو بہت ہی خطرناک ہے، اس لیے آپ اس نیت سے باز آجائیں اور ایسی نیت ترک کر دیں

کیونکہ یہ ریاء کاری شمار ہوتی ہے اور سارے اعمال کو تباہ کرنے کا باعث ہے، اس لیے آپ شہرت و عزت کے پیچھے مت پڑیں، کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہے، اور پریشانی و غم کا باعث بنتی ہے، چاہے یہ کسی غیر شرعی معاملہ سے بھی تعلق رکھتی ہو

کہ آپ امت کے لیے ایک شاعر یا عالم بننے کی کوشش کریں، یا پھر دنیا میں کوئی بڑا شخص بننا چاہیں تو یہ چیز کسی ایک صلاحیت بہت ساری دانشوری کے ہوتے ہوئے زیادہ سونے سے حاصل نہیں ہوگا

بلکہ اس کے لیے توجہ و حمد اور کاوش و بیداری و کام کی ضرورت ہے، اور آپ اگر واقعہ کو دیکھیں تو آپ کی حالت ایسی نہیں بلکہ آپ کو سونے اور نیند کے رسیا ہیں، اس لیے آپ یہ سب کچھ نہیں بن سکتے، آپ نے بہت بڑی غلطی کی ہے

اور ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ شہرت و عزت کے حصول کے پیچھے مت پڑیں، کیونکہ اگر آپ کے اعمال میں اطاعت فرمانبرداری ہے تو یہ شہرت و عزت اجر و ثواب کو لے ڈوبے گی اور اسے ختم کر کے رکھ دے گی، اور اسی طرح اگر یہ دنیاوی کام میں ہے تو آپ کی صحت و توانائی اور عقل و بدن اور وقت کے لیے بھی ضیاع کا باعث بنے گی

اس لیے آپ اس خطرناک بیماری سے بچ کر رہیں، بلکہ آپ قرآن مجید اور دینی علم کو اللہ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے حفظ کریں نہ کہ شہرت و عزت کے حصول کے لیے، اور آپ کے لیے کسی دوسرے شخص سے آگے نکلنا عمل و اطاعت کے لیے ہو اور اس میں یہ نیت مت رکھیں کہ آپ دوسرے کو اس جگہ سے ہٹا کر خود اس منصب اور جگہ پٹھ جائیں

ج کسی ایک کام اور عمل پر استغناء میں جنبلی کا شکار ہونے کے متعلق عرض ہے کہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو آپ کو کئی ایک صلاحیت سے نوازا ہے، اور آپ کئی ایک امتیازی صفات کے مالک ہیں، اس جنبلی کا سبب یہ ہے کہ:

آپ اپنی صلاحیت اور اعمال میں کسی ایک پر نہیں ٹھرتے، اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کے دل کو کونسی چیز اور عمل لہجھا لگتا ہے اور کسے آپ اچھی طرح کر سکتے ہیں اسے اختیار کر کے باقی سب کو چھوڑ دیں، اور آپ صرف اختیار کردہ کام کے دائرے میں رہ کر کام کریں، اور اسی کو پورا کریں اور شہرہ اور نتیجہ نکالنے کی کوشش کریں

لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کام شریعت کے موافق ہو، کسی کام کو مکمل اور پورا کرنے کے لیے پوری وضاحت کے ساتھ ہدف سامنے رکھنا ہی آپ کو دوسرے کاموں سے صرف نظر کرنے کا سبب بن سکتا ہے، اور اس طرح آپ اسی ایک کام پر ٹھہر سکتے ہیں

اس طرح آپ آرام و سکون بھی حاصل کریں گے، اور اسے پورا کرنے میں آپ نیت یا طریقہ بھی اختیار کر سکتے ہیں، آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ اس طرح آپ کی مشکل کے حل میں یہ چیز کتنی مدد و معاون ثابت ہوگی، اور آپ کی نیند و سستی پر صبر و تحمل کرنے والی بیوی اس سے کتنی خوش ہوگی اور راحت حاصل کرے گی!



د آپ کے لباس اور سامان کی بد نظمی اور بے ترتیبی کے بارہ میں عرض ہے کہ: یہ چیز فطرت و عقل کے مخالف ہے، اور جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عقل سلیم سے نوازا ہے اس کے لیے بے ترتیبی اور بد نظمی اختیار کرنا ممکن ہی نہیں، ہم یہ کہیں گے کہ آپ اگر کسی دوکان پر کوئی چیز خریدنے جائیں لیکن آپ کو سامان نہ تو ترتیب سے رکھلے اور نہ ہی وہاں کوئی نظام ہو اور شلفوں میں بغیر ترتیب کے سامان پڑا ہو آپ دوکاندار سے کوئی چیز مانگیں تو وہ مکے جاؤ گا کہ دوکان میں تلاش کر لو تمہیں سامان میں مل جائیگی!

تو یہ بتائیں کہ کون عقلمند یہ کہے گا کہ اس طرح کی بد نظمی ترتیب سے اچھی ہوگی؟!

آپ اپنی زندگی کے سب حالت میں بھی اسی طرح کہہ سکتے ہیں ہمارے عزیز بھائی زندگی سے فائدہ تو یہی ہے کہ ہر چیز کو اس کی اصل اور مناسب جگہ پر رکھا جائے، اور زندگی کا طہارت و پاکیزگی اور صفائی و ستھرائی اور نظم ترتیب سے فائدہ اٹھائیں نہ کہ اس کے برعکس بے ترتیبی کے ساتھ ہمارے عزیز بھائی:

آپ اپنے اندر پائے جانے والے مثبت اور اہم بھائی امور کا خیال رکھیں، اور انہیں تقویت دے کر انہیں زیادہ کرنے کی کوشش کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ میں جو سلبی اور منفی امور پائے جاتے ہیں ان سے بچھٹکارا اور خلاصی حاصل کریں

اور یہ علم میں رکھیں کہ آپ اپنے آپ اور اپنی بیوی اور اپنی بیٹی کے ذمہ دار ہیں آپ سے ان کے بارہ میں باز پرس ہوگی، آپ کونسے خاوند بننے پسند کریں گے؟ اور آپ اپنی بیٹی کے سلمنے کس طرح کے باپ بننا چاہیں گے؟

یہ آپ پر ہے کہ آپ جس طرح کے چاہے بن جائیں یا تولپنے اندر کسی کو کتنا ہی کوہنہ دیں، یا پھر کمال کی حد تک پہنچنے کے لیے سستی و کالی ترک کر دیں، اور اٹھ کر ایک ہی شرعی کام کریں اور اس میں جدوجہد اور کوشش کر کے مستقل کام کر کے اپنی امید اور بہتر زندگی کو پورا کرنے کی کوشش کریں

اس طرح آپ سعادیت بھی حاصل کریں گے اور آپ کی بیوی اور بیٹی بھی خوش ہو کر سعادت مند بن جائیں گی، اور اپنی پیدائش کا قیمتی حدف مت بھولیں جس کی وجہ سے آپ کو پیدا کیا گیا ہے اور وہ اللہ کی توحید اور اللہ کی عبادت، بجالانا ہے، اس لیے آپ اعمال صالحہ کثرت سے بجالائیں، اور کتاب اللہ کو حفظ کر کے لپنے حافظہ اور قوت یادداشت کو اور زیادہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ علمی حلقوں اور درس میں ضرور شامل ہوا کریں، اور لپنے پروردگار سے توفیق کی دعا کرتے رہیں، کہ وہ ان امور کو سرانجام دینے کی توفیق دے جس میں آپ اور آپ کے خاندان والوں کی اصلاح ہو

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی صلاحیت اور نفس کے مطابق کوئی ملازمت تلاش کریں جس کا التزام کر کے آپ اپنی صلاحیت کو نکھار سکیں، اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ کسی اسلامی میگزین اور رسالے یا پھر کسی اسلامی ویب سائٹ پر اپنا کام پیش کریں، امید ہے آپ کو ان کے ہاں کوئی نہ کوئی کام مل جائیگا

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ آپ میں کوئی ایسی صلاحیت دیکھیں اور پائیں جس سے لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور آپ اللہ کی اس عطا کردہ نعمت میں اور پھل دیکھ سکیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں آپ التزام کریں تو پھر ہے یہ نہیں کہ بیختمہ عزم کے بغیر ہی شروع کر کے اسے بھی چھوڑ دیں، بلکہ اپنی اصلاح کی نیت رکھیں اور اپنی عادت کو بدلنے کی کوشش کریں

واللہ اعلم



اسلام سوال و جواب

105308